# ادبیات

## غزل

جناب آلم مظفرنگری

---

ہر سازِ محبت ہے اندازِ کلام اُن کا | مضرابِ غمِ دل سے سنتا ہوں پیام اُن کا
آتی ہے ہنسی مجھ کو اس شورۂ دل پر | روداد محبت میں آئے کہیں نام اُن کا
تنویرِ رُخِ زیبا سمجھے تھے جسے موسیٰ | وہ طور کی چوٹی پر تھا جلوۂ عام اُن کا
سب حسن کے جلوؤں میں معنیٰ محبت ہیں | ہے ان کی زباں میری اور میرا کلام اُن کا
سننے کے لیے جس کو ذراتِ جہاں چپ ہیں | باقی لبِ ہستی پر ہے کوئی پیام اُن کا
پہنچے نہیں منزل پر اب تک یہ مہ و انجم | بے ضابطہ ہو شاید یہ ذوقِ خرام اُن کا

### قطعہ

نظروں سے جو پیتے ہیں میخانۂ فطرت میں | یہ کاہکشاں مینا یہ چاند ہے جام اُن کا
ہر لغزشِ مستی پر رہ رہ کے سنبھلتے ہیں | سرمستِ خودی رہنا ہے شربِ مدام اُن کا
جمتی ہی نہیں نظریں عنوانِ تجلی پر | در پردہ ہی رہتا ہے ہر جلوۂ بام اُن کا
ہے صبح کے جلوؤں میں رد بادۂ عرفاں کی | اک عالمِ مستی ہے یہ وقتِ خرام اُن کا

آ آ کے آلم مجھ تک ہوتی ہے اجل واپس
کرنا ہے ابھی شاید مجھ کو کوئی کام اُن کا